بیمن عون شافی مطلق و فیض و توفیق خدای حق

درین زمان خجسته عنوان رساله لاجواب تحفهٔ ارسطو زمان حکیم نیاز علیخان صاحب

حسب فرمایش جالینوس بن افلاطون فن جناب حکیم بنده حسن صاحب

در مطبع علوی محمد علی بخشخان ابن محمد علیخان بزیور طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی خلقنا اشرف المخلوقات وشرفنا بشرافت دین محمد وهدینا بهدایت الائمة صلوات الله علیهم اجمعین اما بعد بیان کرتا ہی محمد نیاز علی خان متوطن امروہہ کہ بموجب فرمایش بعض احباب کے یہ رسالہ نافعہ مختصر موسوم برسالۂ تدبیر الفصد کتب ہاے مطولہ سے فراہم کرنے کے باحاطۂ تحریر لایا اور اس رسالہ کو پانچ باب پر منقسم کیا باب پہلا شرائط فصد مین اور اس باب مین عات فصلین ہین فصل پہلی زیادتی خون اور فضیلت فصد مین زیادتی خون کے بارہ علامتین ہین اول سرخ ہونا رنگ بدن اور چہرے اور آنکھون کا ہی دوسری بھرا ہونا رگون کا تیسری عظیم یعنی موٹا ہونا رگون کا چوتھی ماندگی اور سستی تمام بدن کی پانچوین خارش پوست تمام بدن کی خصوصاً خارش سر و منہہ کی چھٹی دشواری حرکت ساتوین کثرت خواب یعنی نیند آٹھوین گرانی سر نوین شیرین ہونا مزۂ دہن دسوین جوش حرارت کا تمام بدن مین گیارہوین قلت خواہش طعام یعنی کمی بھوک کی بارہوین بعض اشخاص کو کثرت خندہ بھی کثرت خون پر دلالت کرتا ہی پس اگر علامتہاے مذکورہ کسی شخص مین پائی جاوین اور موسم اور سن موافق ہو اور کوئی موانع خاص بھی عارض نہو اندرین صورت فصد لازم بلکہ واجب ہی ودر صورت موانع شدید اصلاح حال بطور دیگر فرماوین آفضائل فصد

بہت ہین عمدہ امر یہ ہی کہ استفراغ فصد کا اختیاری ہی جسوقت چاہین اورجس عضو سے مناسب ہو اورجسقدر ضرورت ہو موافق اوسکے عمل کرین لہذا خوف مضرت نہین ہی کہ جسوقت مناسب جانئین فورًا بند کرین بخلاف ادویہ مسہل ومقی کے **فصل دوسری** موسم فصد کرنے مین جان کہ اولیٰ واسطے فصد کے ربیع یعنی فصل بہار ہی مطلقًا کہ بحساب ہندی پھاگن وچیت وبیساکھ ہوتا ہی اور صیف یعنی جیٹھ واساڑہ وساون بھی مناسب ہی مگر فصد تنگ کھولین کہ اس فصل مین بوجہ گرمی کے اخلاط رقیق ہوتے ہین اور خریف یعنی ماہ بھادون وکنوار وکاتک اور شتا یعنی ماہ اگہن وپوس وماگھ مین تا مقدور خود بالکل پرہیز کرین اگر موسم شتا یعنی سرما مین ضرورت ہو صاحب فصد اوّل ریاضت معتدل یا حمام بغیر استعمال پانی کے کرے بعد ازان فصد وسیع یعنی چوڑی کرین اور خوف زخم اور سقوط قوت کا نہ کرین تا کہ اخلاط کثیف بھی خارج ہوں کما قال الانطاکی وقتہ الذاتی الربیع مطلقا فالصیف بشرط تضیق الشق فیہ لرقتہ الاخلاط حینئذ وتحلل القوۃ بالتخلخل ویجتنب فی الخریف ما امکن لا یستغنا عنہ وکذا الشتاء فان تعین یسبق بالریاضۃ والحمام لا ماء فیہ ووسع الشق وان کان ابطاء اندمالا واشد اسقاطا للقوی لیخرج الکثیف اور اوائل ماہ مین کہ نور ماہتاب کو ترقی اور غلبہ ہوتا ہی یعنی اول ماہ سے چودھوین تک فصد جائز نہین ہی اسواسطے کہ ایام مذکورہ مین بوجہ ترقی نور ماہتاب کے خون اور دیگر اخلاط متحرک ہوتے ہین اگر ایسے وقت مین فصد کی جاوے تو خون صاف رقیق خارج ہوگا اور اخلاط غلیظ باقی رہین گے حالانکہ اخراج اونکا یعنی اخلاط غلیظ کا مقصود اصلی ہی اور آخر ماہ مین کہ نور ماہتاب ناقص ہوتا ہی یعنی پندرھوین ماہ سے آخر ماہ تک فصد کرنا بہتر اور اولیٰ ہی اندرینصورت اخلاط غلیظہ فاسدہ بھی ہمراہ خون کے خارج ہون گے اور نزد بعضے واسطے فصد کے یوم یکشنبہ بہتر ہی او سہ شنبہ وچہارشنبہ ممنوع اور باقی

ایام مین مختار ہین اور وقت معین وہ وقت ہی کہ نہ گرمی زائد ہوا ور نہ سردی بلکہ قریب
باعتدال ہو یعنی وقت چاشت انسب ہی اور اولی ہی کہ صاحب فصد چت لیٹے کما
قال الانطاکی اجود ہیأت لفصد الاستلقاء فانہ احفظ للقوے
و خارج غیر الواجب یہ سب امورات متعلق فصد اختیاری کے ہین اور فصد غیر اختیاری کا
کوئی وقت خاص اور موضع معین نہین ہی **فصل تیسری** رخصت اور اجازت فصد مین
ہرگاہ رگ مفصود ظاہر و فراخ اور رنگ منہہ کا سرخ مائل بسیاہی ہوا ور گوشت و چربی
بدن مین زائد نہو اور پوست بدن سخت ہو اور دیگر علامات زیادتی خون کے بھی
ظاہر ہون ایسے وقت مین فصد بہتر ہی خصوصا اگر سن جوانی ہوا ور گوشت اور تیمر (؟)
اور شیرینی ہمیشہ کھاتا ہوا ور جس شخص کو بسبب نہونے فصد کے کسل کاہلی بدن مین عارض
ہو جاوے اندرین صورت فصد بہت اولی ہی مگر خون کم خارج کرنا مناسب ہی **فائدہ** بار
فصد کے تین طرح کے اشخاص ہوتے ہین **اول** یہ کہ بسبب زیادتی خون یا تیزی مادہ بسبب
گذر جانے وقت مقررہ فصد کے خوف حدوث مرض کا عارض ہو یعنی ہرگاہ بدن مین زیادتی
خون کی ہو یا خون تیز ہو جاوے یا وقت مقررہ فصد گذر جاوے امراض دمویہ عارض ہو جاوین
مثلا اگر کثرت یا تغیر خون رگ ہای دماغ مین ہو مانند مرض عاف یا صرع دموی یا سکتہ یا مالیخولیا
یا قرانیطس یا رمد وغیرہ کے عارض ہون اور اگر عروق حلق یا حنجرہ یا دہن یا زبان مین
خون غالب یا متغیر ہو مثل مرض خناق و ورم لثہ و زبان و قلاع وغیرہ کے پیدا ہو جاوے
اور اگر غلبہ یا تغیر خون صدر و ریہ یا کبد و آلات بول یا حوالی ورک و قدم و مفاصل مین ہو مانند
امراض نفث الدم و قروح ریہ و اورام حجاب یا بول الدم و بواسیر و ادرار طمث یا ذرد عرق النسا
و نقرس کے پیدا ہون و علی ہذا القیاس در صورت غلبہ یا تغیر خون کے کل اعضا باطنہ و ظاہرہ مین
اورام باطن و اورام ظاہر و دمامیل و خارش و قوبا وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین لہذا ایسے اشخاص
کو لازم ہی کہ بر وقت تحریک اخلاط کے یعنی اول فصل ربیع مین فصد کرین اور خون بقدر احتیاج

خارج کرین تاکہ امراض مذکورہ سے محفوظ رہین کما قال القرشی وقد یفصد لا
لکون زیادۃ الدم اورداۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت
تلک القوۃ قویۃ **دوسرے** یہ کہ بسبب خوف مرض و آفت عظیم کے فصد
کیجاتی ہی اور کثرت یا تغیر خون کا کچھ لحاظ نہین ہوتا چنانچہ ضربہ یا سقطہ مین بوجہ احتیاط کے
فصد کرتے ہین تاکہ حدوث ورم سے محفوظ رہے و نیز بعض اورام مین بوجہ خوف انفجار
قبل نضج کے فصد کرتے ہین **تیسرے** یہ کہ بعض اشخاص امراض دمویہ مین مبتلا ہوتے ہین
ایسے اشخاص کو اخراج خون لازم بلکہ واجب ہی اور سوائے اشخاص مذکورہ کے فصد ضرور نہین ہی
اور بعض اطبا نے نضج خون کا اعتبار نہین کیا ہی مگر درصورت استیصال خون زائد فاسد
یا خون غلیظ یا لزج یا رقیق پراگندہ بعضو مخصوص کے خیال نضج کا ضرور ہی اور بعض اوقات
بعد تجاوز مرض کے مرتبہ ابتدا و انتہا سے بوجہ خوف استحالہ خون کے بہ صفرا یا عود مرض کے
فصد کیجاتی ہی **فصل چوتھی** منع فصد مین جس شخص کا معدہ و جگر ضعیف ہو اور طعام
بدشواری قبول کرے یعنی بدہضمی و پری معدہ ہو اور طبع شکستہ و ملایم یا قوت ضعیف
ہو یا بعد فصد کے بیماری سردپیدا ہو جاتی ہو یا بعد فصد کے ایسے مین خوف غشی سخت
کا ہو اندرین صورت فصد مناسب نہین ہی اور قولنج اور ورمی اور حبس طبیعت مین فصد
نکرین مگر قولنج ورمی مین جایز ہی اور بعض اوقات بوجہ قلت مادہ کے فصد موجب قبض
و حل طبیعت کے ہوتے ہین اور ایسے ضعیف کو کہ ساٹھ برس سے زیادہ سن ہو فصد نکرین
مگر بعضی قدما نے خیال قوت کا کر کے سن ستر برس تک فصد جایز کی ہی اور فی الحقیقت بعض
قوی القوی تا سن مذکورہ احتیاج فصد کی رکھتے ہین مگر کودکان کو تا سن چودہ برس کے اجازت
فصد کی نہین ہی کما قال الانطاکی لایجوز قبل الرابع عشر ولا بعد الستین
نعم یجوز فی الشیخوخۃ اذا غلبت علامات الدم اور بعد سن چودہ برس کے
بھی صفراوی مزاج اور بہت مرطوب مزاج یا لاغر یا بہت فربہ اور کاواک بدن اور سفید پوست

سُست گوشت اور زرد پوست قلیل الدم کے تا بمقدور فصد نکرین مگر حجامت
کودکان درصورت قوت بعد چھ برس کے جائز ہی اور شیخ الرئیس نے بعد سن دو سال کے
حجامت جائز فرمائی ہی اور زن حائضہ اور حاملہ کی فصد نکرین خصوصًا اگر بمدت حمل کی
چار مہینے گذرے ہون کہ باوجود بزرگ ہونے بچے کے غذا اوسکی کم ہو جاوے گی
لہذا خوف اسقاط حمل ہی کما قال ابقراط المرءة الحاملة ان فصدت اسقطت
خاصة انكان طفلها قد عظم اور درصورت امتلائے شکم کے اور سرما سخت اور
شہر بارد مین فصد نقصان کرتی ہی اور حمیات شدید الالتہاب اور ابتدائے حمیات غیر حادہ
اور ایام دورہ مین فصد نہ کرین کہ حمیات شدید الالتہاب مین بوجہ کمی خون کے صفرا
غالب ہو کر موجب التہاب شدید کا ہوگا وعلی ہذا القیاس فی غیرہ اور تپ لرزہ اور تپ
مع تشنج یابس مین بھی فصد نہ کرین اگر تپ مین تشنج رطب مع غلبۂ خون کے عارض ہو جائز ہی اور
تپ دموی مین فصد اولی ہی اور بعد یا قبل فصد کے حمام محلل وجماع ممنوع ہی اور نیز قبل یا
بعد فصد کے شراب یا طعام کثیر نہ کھاوین اور حرکت نفسانی اور بدنی بھی نہ کرین اور
اگر تکرار فصد ایک روز مین منظور ہو خواب نہ کرین اور کمتر مدت فاصلہ کی درمیان فصد اور
خواب کے چھ ساعت ہی اور بعض نے تین ساعت بھی لکھا ہی فصل پانچوین مقدار خارج
کرنے خون مین اگر غرض فصد سے دفع ورم ہو رنگ خون کو ملاحظہ کرین درصورت
تبدیل ہونے رنگ خون کے فورًا بند فرماوین اور اگر بسبب فصد کا زیادتی خون ہو تو
خون کو دیکھین اگر بقوت خارج ہو اور احتیاج بھی باقی رہے مضایقہ نہین ہی اور اگر بموافق
ضرورت کے خارج ہو جاوے یا ضعف ظاہر ہو فورًا بند کرین اور معلوم کرنی کیفیت ضعف
کی حالت فصد مین یہ صورت ہی کہ طبیب حاذق نبض صاحب فصد کو ملاحظہ فرماوے اگر
ضعف پایا جاوے فورًا بند کرین اگرچہ خون بقدر ضرورت کے خارج نہوا ہو اور وزن
خون فصد کا تا صد مثقال ہی کہ بحسب وزن متعارف کے آدہ سیر شاہجہانی ہوتا ہی لیکن

ہر شخص مین خیال وزن کا نہ کرین اعتماد قوت اور رنگ خون کا مناسب ہی اور در حالت
فصد کے سر رگ کو دو تین دفعہ بند کرین اور کھولین تا کہ طبعیت مددگار ہو کر اخلاط فاسدہ کو
بھی ہمراہ خون کے خارج کرے اور اگر مثل مرض رعاف یا نزف الدم کے ہو اور بعد فصد
کے مرض باقی رہے مکرر دو تین دفعہ فصد کرین تا کہ قوت باقی رہے اور ایک دفعہ مین خون
کثیر نہ نکالین کما قال الشیخ تکثیر اعداد الفصد خیر من تکثیر مقدارہ
خصوصًا اذا کان المقصود بہ قطع دم منزف منہا او رعاف لیکن اگر رعاف
سخت ہو جب خوف شدید کا ہو خون کثیر خارج کرین مضائقہ نہین ہی تا حدیکہ اگر غشی ہو جاوے
خوف نہ کرین بالجملہ در صورت ضرورت شدید کے اخراج خون کثیر جائز ہی فصل چھٹی
طریق فصد کھولنے مین طریقہ خاص یہ ہو کہ اول عصابہ یعنی فیتہ نرم چار انگشت اوپر رگ
کے زور سے مردمان فربہ مین اور آہستگی سے مردمان لاغرین باندھین اور بعد فصد کے
تدریج ملایم کرین اور ایک شی گول پتھر یا لکڑی کی مریض کے ہاتھ مین دین کہ مریض اوسکو
پھراوے تا کہ بسبب گردش اوس شی کے رگ خوب نیچے بھر کر ظاہر ہو جاوے اور فصاد مریض کے
مقابل ہو کر انگوٹھے سے رگ کو قائم کرے تا کہ رگ بر وقت نشتر مارنے کے اپنی جگہ سے
حرکت نہ کرے اور مریض بھی ہاتھ کو نہ کھینچے اور نشتر قاشوئی یعنی وہ نشتر کہ سر اوسکا مانند
چمچہ خورد کے ہو لعاب دہن سے تر کر کے رگ مین مارین اور نشتر کو روغن سے چرب نہ کرین کہ
زخم دیر اچھا ہوتا ہی اور بعد جاری ہونے خون کے ایک پارچہ زخم پر ڈال کے بقدر ضرورت
خون خارج کرین بعد ازان فیتہ کھولین اور ہاتھ کو حرکت نہ دین مگر بہ تقدس تعالی خون فورًا
بند ہو جاویگا مگر احتیاطًا ایک پارچہ گدی زخم پر رکھ کر پٹی اس وضع سے باندھین کہ در صورت
سستی ہونے رباط کے پٹی اپنی جگہ سے علاحدہ نہ ہو جاوے اور واسطے گدی کے پارچہ کتان
بہتر ہی اور گدی گلاب یا آب سرد سے تر کرین روغن سے ہرگز تر نہ کرین البتہ اگر تکرار فصد
منظور ہو بہتر ہی کہ روغن مین قدرے نمک ملا کر استعمال کرین اور شیخ الرئیس فرماتا ہی کہ زیادہ

فائدہ فصد کھولنے مین

یعنی گدی کروی الشکل بہتر ہی اور قرشی شرح قانون مین بیان کرتا ہی کہ درصورت ارادہ
تثنیہ یعنی تکرار فصد کے رفادہ کروی الشکل بہتر ہی ورنہ مثلث شکل یا مربع شکل انسب ہی
اور اگر مقام زخم پر چربی ظاہر ہو جاوے ملائمیت اور آہستگی سے اوسکو کنارہ کی طرف
کر دین اور قطع چربی جائز نہین ہی کہ موجب خوف ہی اگر چربی بطرف کنارہ کے نہ جاوے
تکرار فصد جائز نہین ہی اور جس رگ مین کہ ناہمواری مانند عدس نخود کے ظاہر ہو ہرگز فصد
نہ کرین لیکن اگر دو تین دفعہ فیتہ باندھنے اور کھولنے مین ناہمواری دفع ہو جاوے مضائقہ نہین ہی

فصل ساتوین تعلیم فصد کھولنے مین مبتدی کو مناسب ہی کہ اول چند روز رگ
برگ کرنب و برگ نیم پر مشق کرے بعد ازان رگہای کان بکری وغیرہ کے کھولے
جب ہاتھ نشتر مارنے پر قایم ہو جاوے چند برگ گلاب باہم ملا کر نشتر مارے اور خیال کرے
کہ دو یا تین برگ سے زیادہ نشتر نہ جاوے پس جب امتحان کامل ہو جاوے فصد کھولے
اور یہ بھی خیال رکھے کہ قواعد فصد کھولنے ہر شخص کے جدا ہین یعنی اگر آدمی فربہ ہو زیادہ
یعنی گہرا نشتر مارے اور اگر میانہ ہو میانہ نشتر مارے اور اگر لاغر ہو کمتر نشتر مارے
اور فربہ و بلغمی مزاج و صاحب خون غلیظ کی کشادہ فصد کھولے اور لاغر و صفراوی مزاج
و صاحب خون رقیق کی باریک فصد کھولے اور جب تک تجربہ کامل نہ ہو باریک فصد کھولے
اور مرطوب مزاج کی رگ جلدی نہ باندھے اور یابس مزاج کی رگ جلدی باندھے
مگر بہتر ہی کہ بہت جلدی نہ کرے تاکہ زخم ورم اور گرہ پیدا نہ کرے اور یہ بعد عرض رگ
مین اولی ہی بعد ازان مورب بعد ازان طولانی خصوصاً فصد شریان مین اور اون رگون مین
کہ مقابل یا قریب مفصل کے واقع ہین اور فصاد کو چند امور لازم ہین اول یہ کہ نشتر کئی
بوضع مختلف اپنے پاس رکھے تاکہ موافق ضرورت کے عمل مین لاوے اور واسطے فصد رگہا
زوالہ مثل رگ وداجین کے نشتر دو شفرہ بہتر ہی ذی شفرہ اوس نشتر کو کہتے ہین کہ
سر اوس کا ہر دو طرف سے تیز ہو دوسرے یہ کہ پر مرغ یا ایک چوب کہ مخصوص ہو واسطے [illegible] کے

فصاد اپنے پاس رکھے کہ اگر بعد فصد کے دل برہم ہوکر تہوع یعنی اُبکائی عارض ہو فوراً قی کراد
تاکہ صعود ابخرہ سے بجانب دل کے اور غشی ہونے سے محفوظ رہے اور واسطے دفع غشی کے
قی انفع اشیاء ہی نیسر ہے یہ کہ دواء المسک واقراص المسک وفادزہر معدنی بھی لینے
پاس رکھے کہ اگر ضعف یا غشی معلوم ہووے وقدرے اشیاء مذکورہ کہلادے اور خوشبوے مشک
انسب ہی اور بعض مریضان کو بعد غشی کے افاقہ بدیر ہوتا ہی لہذا بعد دریافت علامت
غشی کے فوراً تدارک قوی کرین تاکہ غشی بحد افراط نہ پونہچے چوتھے یہ کہ دواء الصبر وکندر
وغیرہ بھی بدستور مذکورہ اپنے پاس رکھے کہ اگر نزف الدم عارض ہو جلدی تدارک اوس کا
کرے ہرچند نزف الدم لازمہ حجامت وجراحت شریانی ہی مگر بعض اوقات زخم اوردہ
مین بھی ہوجاتا ہی پس اگر دوا بی کندر یشم خرگوش مین ملاکر زخم پر رکھین فوراً خون بند
ہوجاویگا اور یہ ہرچند غشی ابتداء فصد مین نہین ہوتی اور بعد بند کرنے خون کے عارض
ہوتی ہی لیکن حمیات مطبقہ ومبادی سکتہ وخناق واورام عظیمہ مہلکہ وردہاے شدیدہ مین
جب خارج ہونے خون بقدر حاجت کے غشی ہوجاتا ہی پس خون کا بند کرنا نہ کرین اور تدارک کامل
فرماوین اور بعد افاقہ کے غشی سے باردیگر خون بقدر حاجت کے خارج کرین مگر درصورت ضعف
کے بند کرنا مناسب ہی اور نشتر تین طرح کا ہوتا ہی ایک سپید تاکہ سر اوسکا مانند نوک
زبان کے ہو اسکو حکماے ڈاکتر بہت پسند کرتے ہین دوسرا خم شدہ مثل ناخن شیر کے
یہ نشتر واسطے ان رگون کے مخصوص ہی کہ جنکے کہولنے مین سپید نشتر سے دقت
ہوتی ہی تیسرا افاس یعنی ہمصورت تیشہ وکلہاڑی کے یہ واسطے ان رگون کے مخصوص
ہی کہ جنکے نیچے استخوان ہی اور بہتر بنانا نشتر کا اور حفاظت اوسکی نمدہ وروغن وغیرہ
سے خصوصاً موسم برسات وسرما مین ضروری ہی طریقہ اوس کا مشہور ہی حاجت بیان نہین ہی
باب دوسرا بیان رگہاے سر وگردن وغیرہ مین کہ جنکی فصد کہولی جاتی ہین
اور یہ چودہ رگین ہین رگ ۱ یافوخ رگ ۲ جبہہ رگ ۳ صدغین رگ ۴ پیش سر رگ ۵ پس گوش

بیان رگہاے سر وگردن کہ جنکی فصد کہولی جاتی ہین

رگ گوشۂ چشم رگ سر بینی رگ اندرون بینی چہار رگ رگ عنفقہ رگ زیر زبان رگ ودجین رگ باطن ذقن رگ کعبہ اور اس باب مین چودہ فصلین ہین **فصل پہلی**

فصد رگ یافوخ ہی ایک شاخ سرو کے درمیان تارک سر کے آئی ہی اوسکو رگ یافوخ کہتے ہین اور برابر اس رگ کے شریان ہی فصد اسکی درد شقیقہ یعنی درد نیمہ سر اور سرخی طبقہ ملتحمہ چشم اور خارش پلک اور بثور خوبد اور خشک ریشۂ سر کو نفع کرتی ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ اول سر کے بال منڈاوین بعد ازان پانی نیم گرم سر پر بکثرت ڈالین اور بالائم ہاتھ سے مالش کرین اور مریض کو پنجہ پانون پر بٹھادین اور پارچہ طویل گلے مین ڈال کر بل دین تا کہ گلا دب جاوے اور رگ ظاہر ہو جاوے اور فصاد کو ضرور ہی کہ وقت فصد کھولنے کے خیال حفاظت شریان کا کہ قریب اس رگ کے واقع ہی بوجہ کامل کرے اور جسوقت گلا کھولین خون فوراً بند ہو جاوے گا حاجت بند کرنے کی نہین ہے

فصل دوسری فصد رگ جبہہ مین یہ رگ شاخ باسلیق کی ہی اور سر سے پیشانی مین آئی ہی لہذا رگ پیشانی کہتے ہین بعض اشخاص مین درمیان پیشانی کے موضع سجدہ گاہ مین ہوتی ہی اور بعض مردمان مین ایک طرف کو مایل اور پچی ہوئی ہوتی ہی اور بعض کہنا مین تین شاخ ہو کر ایک بجانب راست دوسرے بجانب چپ تیسرے درمیان پیشانی کے ہوتی ہے اندرین صورت رگ درمیانی کی فصد کرین اور فصد اس رگ کی گرانی چشم اور درد کہنہ سر وجرب وسبل وغیرہ کو دفع کرتی ہی اکثر لڑکون کو واسطے گرانی وآبلہ چشم کی ضرورت اس فصد کی ہوتی ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ گلے کو پارچۂ دراز سے ملائمت اور نرمی سے باندہین تا کہ رگ درمیان پیشانی کے مقام سجدہ گاہ مین ظاہر ہو جاوے بعدہ محرف فصد کرین اور یہ بھی خیال رکھین کہ نشتر استخوان پیشانی پر نہ پہونچے اگر از روے خطا کے کچھ صدمہ استخوان پر ہو جاوے اور زخم ورم کرے روغن گل وگلاب وصندل سودہ ملاکر طلا کرین اور احتیاط کامل کرین دتر کہ رگ جبہ سے پیوستہ ہے

رگ یافوخ

رگ پیشانی

نہ کہنچا دے تاکہ مرض استرخا جفن سے محفوظ رہے اور یہ مرض لاعلاج ہے چنانچہ مولانا نفیس نے کتاب شرح اسباب مین حکایت دختر بادشاہ کی تحریر فرمائی ہے **فصل تیسری** فصد رگ صدغین مین دو شاخ سر رو کے مقام ہر صدغ مین اور صدغ سے پس گوش وتالو وزبان مین آئی ہین فصد اسکی نزول الماء و درد شقیقہ و درد کہنہ وجرب ورمد قدیم وشب کوری کو نفع کلی کرتی ہے طریقہ فصد کا یہ ہی کہ پارچہ طول سے حسب دستور مذکورہ گلا دباوین تاکہ رگ ظاہر ہو بعد ازان فصاد زانگشت سے رگ کو پکڑ کے نشتر مارے اور جسوقت گلا کہولین فوراً خون بند ہو جاویگا اگر خون بند نہ ہو رگ کو قطع کرکے داغ دین اسواسطے کہ نیچے اس رگ کے شریان ہی لہذا محل خوف ہی اور نیز گہرا نشتر نہ مارین اگر فصاد خطا کرے اور رگ مین ورم ظاہر ہو صبر وصندل وحضض طلا کرین اور پارچہ پٹی سے مضبوط باندہین **فصل چوتھی** فصد رگ پس سر مین اس رگ کو رگ تحت الخشا کہتے ہین خشا بضم خا وسین معجمہ مشددہ والف استخوان پس گوش کو کہتے ہین یہ دو رگین ہین پس گردن مین قریب استخوان پس گوش کی فصد اسکی بیماری سدر ودرد کہنہ سر کو زائل کرتی ہے اور سدر وہ بیماری ہے کہ آدمی جسوقت کہڑا ہوتا ہی فوراً تاریکی چشم وگرانی سر عارض ہوتی ہی اور کبھی مانند آواز مگس کے سنائی دیتی ہی اور بعض وقت عقل بھی زائل ہو جاتی ہی اور طریقہ اس فصد کا یہ ہی کہ صاحب فصد اپنے سر کو سینہ کیطرف جہکا دے تاکہ رگ بخوبی ظاہر ہو جاوے بعدہ فصد کرین **فصل پانچوین** فصد رگ پس گوش مین یہ دو شاخ سر رو کی ایک پس گوش راست دوسری پس گوش چپ کے واقع ہین اور مردان ضعیف لاغر مین زیادہ ظاہر ہوتی ہین اور بعض اشخاص مین دو شاخین اور بعض مین تین پیدا ہوتی ہین مگر ایک شاخ بزرگ و ظاہر قابل فصد کے ہوتی ہی اور باقی سب ضعیف ہوتی ہین اور فصد اس رگ کا وہ مقام ہی کہ جس جگہ سے گوش جانب سر پیوستہ ہی

اور بعض اشخاص مین یہ رگ ایک انگشت یا قدرے زیادہ سر گوشت سے اوپر نیچی ہوتی ہوتی ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ حسب دستور مقررہ پارچہ دراز سے گلا دبا دین تا کہ رگ ظاہر ہو جاوے پس فصد کرین مسیحی فرماتا ہی کہ اس رگ کو نشتر فاس سے فصد کرنا مناسب ہی اور اکثر اطبا کہتے ہین کہ فصد اس رگ کی قاطع نبل ہی مگر جالینوس اس قول کا انکار کرتا ہی یہ فصد ابتداء نزول الماء اور زخم کان اور زخم موخر سر کو نفع کرتی ہی اور منع کرتی ہی سر کو قبول کرنے بخارات معدہ سے **فصل چھٹی** فصد رگ گوشہ چشم مین اس رگ کو عرق ماقین کہتے ہین یہ دو شاخ رگ سر روکی ہین کہ ہر دو گوشہ چشم مین بطرف بینی کے واقع ہین فصد اسکی صداع و شقیقہ مزمن و ناخنہ و شب کوری و بثور و خارش پلک کو دفع کرتی ہی اور دیگر امراض ظاہر چشم کو بھی نافع ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ حسب دستور مقررہ پارچہ سے گلا دبا دین اسقدر کہ منہہ سرخ ہو جاوے تا کہ رگ بخوبی ظاہر ہو بعدہ فصاد ملایم ہاتھہ سے فصد کرے اور خیال رکھے کہ نشتر عضلہ و گوشت اندرونی چشم پر نہ پہونچے کہ خوف ناصور کا ہی اور جس وقت گلا کھولین خون فوراً بند ہو جاویگا اگر خون بند نہ ہو صمغ عربی باریک کرکے یا قدرے نمک و زیرہ چابکر زخم پر لگاوین اور یہ بھی خیال رکھین کہ اس فصد مین خون قلیل خارج ہوتا ہی **فصل ساتوین** فصد رگ سر بینی مین اس رگ کو عرق ارنبہ کہتے ہین یہ شاخ سر روکی ہی اور مقام فصد اس رگ کا درمیان سر بینی کے ہی فصاد ہوشیار مقام مذکور کو انگشت سبابہ سے ملاحظہ کرے تا کہ ایک شگاف اتصال استخوان غضروفی کا معلوم ہو وہی مقام فصد کا ہی حسب دستور مذکورہ پارچہ سے گلا دبا وین اور نشتر دراز سے فصد کرین یہ فصد بیماری کلف و کدورت رنگ و بواسیر بینی و بثور و خارش و ورم بینی کو رفع کرتی ہی مگر بعض اوقات نفع اسکا بسبب جذب مادہ کے مبدل بہ ضرر عظیم ہوتا ہی اور خون اس فصد مین کم خارج ہوتا ہی لہذا مناسب ہی کہ اول ہاتھہ مین فصد کرین

تاکہ تنقیہ تمام ہو جاوے بعدہ یہ فصد کھولین اور یہ بھی خیال رکھین کہ نشتر غضروف بینی کو ضرر نہ پہنچاوے اگر خطا ہو جاوے تو برگ سوت وشیاف مامیثا سفیدی بیضہ مرغ مین ملا کر ضماد کرین **فصل آٹھوین** فصد رگ اندرون بینی یہ دو شاخ سر روکے درمیان ہر دو سوراخ بینی کے واقع ہین یہ فصد ورم بینی و درد سر و درد کہنہ چشم کو نفع کرتی ہے طریق فصد کا یہ ہے کہ پارچہ طویل سے گلا دباوین بعدہ مریض کو زیر آفتاب اس صورت سے کھڑا کرین کہ مونہہ مریض کا آفتاب کی طرف ہو اور عکس آفتاب سوراخ بینی مین داخل ہو اور مریض حبس نفس کرے تاکہ منہہ سرخ ہو کر رگ ظاہر ہو جاوے پس فصاد پشت نشتر سے یا اوس آلہ سے کہ مخصوص اس کام کا ہے فصد کرے **فصل نوین** فصد چہار رگ ہین یہ چار رگین اندرون ہر دو جانب لب بالا و پائین کے واقع ہین انکو چار بند بھی کہتے ہین فصد اسکی قلاع و زخم دہن و درد لثہ و شقاق و بواسیر لب و ورم و زخم سر کو رفع کرتی ہے طریقہ فصد کا یہ ہے کہ موافق قانون مقررہ کے گلا دباوین اور ہر دو لب کو اولٹا کرین تاکہ رگ ظاہر ہو جاوے بعدہ نشتر مدور الراس سے فصد کرین اس نشتر کو عرف مین وردہ کہتے ہین **فصل دسوین** فصد رگ عنفقہ ہین یہ رگ نزدیک عنفقہ کے واقع ہے عنفقہ بفتح اول اون بالون کو کہتے ہین کہ زیر لب اور زنخ کے درمیان ہین اور لغت فارسی مین بمعنی بچہ ریش کہی چونکہ یہ رگ اس مقام پر واقع ہے لہذا عنفقہ نام رکھا گیا تسمیۃ الشی باسم محلہ طریق فصد کا یہ ہے کہ حسب دستور پارچہ سے گلا دباوین تاکہ رگ ظاہر ہو جاوے بعدہ فصد کرین فصد اس رگ کی بدبوے دہن کو نفع کرتی ہے **فصل گیارہوین** فصد رگ زیر زبان مین دو رگ ہین نیچے زبان کے ایک داہنی طرف دوسری بائین طرف واقع ہین یہ دونو رگین بیکار اور ظاہر ہین فصد انکی گرانی زبان کہ بسبب کثرت خون کے ہو اور ورم ہاے حلق و درد زبان و درد گلو و زخم دہن و سرفہ کہنہ زیر گردن و خناق

ف ۸ فصد رگ اندرون بینی

ف ۹ فصد چہار رگ

ف ۱۰ فصد رگ عنفقہ

ف ۱۱ فصد رگ زیر زبان

سخت ہو ناصور گوشۂ چشم کو نفع کرتی ہی طریقہ اس فصد کا بلکہ تمام فصد رگہای دہن کا
یہ ہی کہ اول پارچہ طویل سے گلا دباوین اور پارچہ دیگر نرم پاکیزہ سے زبان پکڑ کر
اوپر اوٹھاوین تاکہ رگ خوب ظاہر ہو اور فصد اس رگ کی دراز کھولین اور جسوقت
گلا کھولین خون بند ہو جاویگا اور اگر بند نہو مازو و پوست انار قدرے سرکہ و
آب خالص مین ملا کر مضمضہ کرین اور ہر دو بازو وپران پارچہ سے باندہین اور
غذا نرم و لطیف کھلاوین اور لازم ہی کہ فصاد بہت ہوشیاری سے فصد کرے کہ نیچے
اس رگ کے شریان ہی اور در صورت زخمی ہونے شریان کے علاج دشوار ہے

فصل بارھوین فصد رگ وداجین مین یہ دو شاخ باسلیق کی ہین کہ بطرف راست
وچپ گردن کے واقع ہین یہ فصد خناق و ضیق النفس گرفتگی آواز و سرفہ و ذات
الریہ و بیماری ہاے سپرز و ابتداے جذام کو نفع کابل کرتی ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ صاحب
فصد دونون پانوون پر بیٹھ کر بطرف پاؤن اور سینے کے زور کرے اور گردن
کو بطرف مخالف رگ مقصود کے جھکاوے یعنی اگر فصد رگ جانب راست
منظور ہو گردن جانب چپ جھکاوے و علی ہذا القیاس بالعکس تاکہ رگ کہچے
اور ظاہر ہو پس نشتر تیز دودمہ سے طول رگ مین فصد کرین اور مریض گردن
کو حرکت دے کہ خون بقدر حاجت خارج ہو جاوے اور جسوقت کہ حرکت گردن
موقوف کرے خون بند ہو جاویگا بعدہ گلاب و صندل سودہ ملا کر ضماد کرین اور اگر
مناسب جانین پٹی ملایم و نرم باندہین بعض اطبا یہ امر بہتر جانتے ہین کہ اول فصد
رگ بائین طرف کی کھولین بعدہ سات روز مہلت دیکر فصد رگ داہنی طرف کی
کرین تاکہ قوت ضعیف نہو جاوے مگر بعض اطبا نے اعتماد قوت کا کر کے ہر دو فصد کو
بوقت واحد جایز فرمایا ہی اور اگر غشی ہو جاوے خوف نہین ہی ابو الحسن بیان
کرتا ہی کہ ایک مخدوم بینی شکستہ کمر خم شدہ میرے پاس آیا مگر ابتداے مرض تھا

فصد رگ وداجین ۱۲

مین نے حکم فصد رگ وداجین کا کیا جب فصد ہوئی خون برنگ سوسن نکلا اور
کوئی چیز سخت بھی ہمراہ خون کے خارج ہوئی پس خون کثیر خارج کیا گیا بعدہ
مریض کو ستر ساعت تک غش رہا اور جب قدرے ہوش آتا تھا فوراً پھر غشی
عارض ہو جاتی تھی پس بعدہ چند قطرۂ خون کے برنگ زرد و ناخوش بو بینی
مریض سے نکلے اور ہوش کلی ہوا ازآن بعد وہ مریض بمدت کثیر غایب رہا
اتفاقاً ایک روز مین نے اوسے دیکھا اور تندرست و صحیح پایا **فصل تیرہوین** فصد رگ باطن ذقن مین یہ رگ طرف اندرونی ذقن مین نیچے زبان کے واقع
ہی یہ فصد خناق و ورم بنا گوش کو نفع کرتی ہی حسب دستور مسطور فصد کرین
فصل چودہوین فصد عرق لبہ مین یہ رگ بمقام اتصال استخوان چنبر گردن کے
واقع ہی لبہ بتحریک وباء مشددہ مقام اتصال استخوان چنبر گردن کو کہتے ہین
اور اسی جگہہ سے شتر کو نحر کرتے ہین یہ فصد امراض فم معدہ کو نفع کرتی ہی موافق
قانون مقررہ سابقہ فصد کرین **باب تیسرا** فصد رگہائے ہاتھ مین یہ چھہ رگین
ہین اور باعتبار دونون ہاتو نکے بارہ رگین ہین قیفال[1] باسلیق[2] اکحل[3] حبل الذراع[4]
ابطی[5] اسیلم[6] قیفال دل سے دور ہی اور باسلیق نزدیک دل کے واقع ہی اور
رگہائے دیگر قیفال اور باسلیق کی شاخین ہین اور اس باب مین چھہ فصلین
ہین **فصل پہلی** فصد رگ قیفال یعنی سرو مین قیفال لغت یونانی ہی بمعنی
کنارۂ شی کے ہی چونکہ یہ رگ کنارۂ ہاتھ پر مقابل نر انگشت کے واقع ہی لہذا یہ نام
رکھا گیا اور قیفال لغت مین بمعنی بادشاہ بھی ہی پس چونکہ یہ رگ سر سے آئی ہی
اور سر رئیس اور بادشاہ تمام بدن کا ہی اسوجہ سے بھی اس رگ کو قیفال کہتے
ہین اور بوجہ مخصوص ہونے اس فصد کے واسطے اخراج خون کے سر اور گردن
اس رگ کو سرو کہتے ہین یہ فصد سدۂ دماغ و ہذیان و مالیخولیا و خواب بسیار و

فائدہ ۱۳ فصد رگ باطن ذقن مین
فائدہ ۱۴ فصد عرق لبہ مین
باب ۳ فصد رگہائے ہاتھ مین
فائدہ ۱ فصد رگ قیفال مین

وگرانی سر و ریشہائے گردن و درد گوش و سرخی و گرانی چشم و بیماریہائے تالو و زبان و دہن و لثہ و لحمی دفع کرتی
ہی غرضکہ یہ فصد تمام امراض سر و گردن کو نافع ہی چنانچہ جالینوس فرماتا ہی کہ فصد قیفال تمام بیماریہائے خونی
کو کہ بالائے سینہ کے ہون نفع کرتی ہی اگر کسی شخص کی رگ سر رو دستیاب نہو رگ اکحل کھولین کہ قائم مقام
قیفال ہی طریقہ فصد کا یہ ہی کہ بالائے تا بض یعنی مقام اتصال عضد اور ساعد کو سر عضلہ اوپر چھوڑ کر انتہائے عضد
کو متصل مفصل کے فیتہ سے مضبوط باندہین اسطرح سے کہ بہت تکلیف نہو اور جلد کو نقصان نہ پوہنچے
مگر رگ خوب ظاہر ہو جاوے اور مقام نرم متصل مابض کے طول رگ مین فصد وسیع کرین کہ خون بقدر ضرورت
دفعتاً خارج ہو اسواسطے کہ جرم اس رگ کا غلیظ ہی فصد تنگ کافی نہوگی اور اگر فصاد خطا کرے یعنی نشتر
جرم رگ پر نہ پوہنچے بار دیگر جلد ہی رگ تلاش کر کے فصد کرے ورنہ زخم مین ورم پیدا ہو جاویگا اور اگر
یہ رگ اپنی جگہ پر معلوم نہو شاخ اسکی کہ بجائے وحشی ساعد ہی کھولین اور فصاد خیال رکھے کہ نشتر طرف دیگر
اندرونی رگ پر نہ پوہنچے یا تہ پان اور عضلہ اور عصب کو کہ برابر اور نیچے اس رگ کے ہی شگاف نکرے
کہ موجب خوف شدید ہی **فصل دوسری فصد رگ باسلیق** مین باسلیق لغت یونانی ہی بمعنی بادشاہ
عظیم الشان کے ہی پس جبکہ یہ رگ شعبہ بزرگ رگہائے ابطی کا ہی لہذا باسلیق کہتے ہین اور بعض فرماتے ہین کہ
یہ رگ بوجہ اتصال اعضائے رئیسہ و شریف مثل قلب و دماغ و ریہ و حجاب و صدر کی نسبت بادر دیگر بسلطان
عظیم الشان کے شرافت اور بزرگی رکھتی ہی اسوجہ سے اس رگ کو باسلیق کہتے ہین اور یہ رگ وسط اسی
ساعد مین مائل باسفل واقع ہی غور کرکے ہاتھ مین ایک شاخ وریدکی بجانب کتف یعنی شانے کے آئی ہی اسکو
کتفی کہتے ہین اور دوسری شاخ وریدکی بجانب ابط یعنی بغل کے آئی ہی اور اسکو ابطی کہتے ہین اور یہ رگ ورید کتفی
کنارہ ہاتھ پر بجانب زند اعلی مقابل زر انگشت کے آئی ہی اور اسکو سر و کہتے ہین اور باقی شاخہائے کتفی
نیچے پوہنچکر شاخہائے ابطی مین مل گئی ہین غرضکہ کل رگہائے دست مختلط ہین شاخہائے کتفی اور ابطی سے
مگر سرو بالاتفاق اور حبل الذراع بالاختلاف مختلط نہین ہین بالجملہ باسلیق میں یہ فرق پوہنچکر دو شاخ ہوئی ہی
شاخ بزرگ علوی کو باسلیق مطلق و بلغت فارسی باسلیق را دبان اور شاخ سفلی کو باسلیق ابطی کہتے ہین بسبب مقابلہ ابط کے
حالانکہ یہ بھی شاخ کتفی سے مرکب ہی فصد اس رگ کی بیماریہائے جگر و سپرز و ریہ و حجاب مثل ذات الجنب

وشوصہ ودرد ہاسے بصد روسیرین وبمقعد وزانو وساق وقدم کو تشنج کاہل کرتی ہی اور نافع
بواسیر ودافع درد گردہ ہی خصوصا فصد دالنے ہاتھہ کی بیمار یہاے کبد کو نافع ہی اور بائین
ہاتھہ کی امراض طحال کو فائدہ مند ہی بالجملہ واسطے تمام امراض کے کہ نیچے سر اور گردن
کے ہون یہ فصد نافع ہی طریق فصد یہ ہی کہ چار انگشت اوپر مقام فصد سے فیتہ باندہین
مگر اول معلوم کرین کہ شریان باسلیق سے کسطرف ہی یعنی نیچے باسلیق کے ہی یا ایکطرف
یا دونون طرف باسلیق کے ہی اسواسطے کہ اکثر اوقات مین شریان لازم الرفاقہ باسلیق
ہی پس اگر شریان نیچے باسلیق کے ہو نشتر پودہ مارین تاکہ فقط طرف بالا رگ کو شگاف کرے
مگر طولانی اور مورب مین اختیار ہی اور اگر شریان ایک طرف باسلیق کے ہو فصد مورب
اسطرح کھولین کہ سر نشتر کا بطرف مخالف شریان کے ہو اور اگر شریان ہر دو طرف
باسلیق کے ہو فصد طولانی واجب ہی غرضکہ بہمہ حال حفاظت شریان واجب ولازم ہی
کہ درصورت زخمی ہونے شریان کے خوف عظیم ہی اور خیال رکھنا چاہیے کہ بسا
اوقات وقت باندہنے فیتہ کے انتفاخ اور افزونی مانند نخود کے رگ مین پیدا ہو جاتی
ہی اور یہ انتفاخ کبھی شریان سے ہوتا ہی اور کبھی باسلیق سے بہرحال واجب ہی کہ فیتہ
کھولین اور بمقام انتفاخ کو ملائم ملین اور پھر فیتہ باندہین اگر بار دیگر انتفاخ عود کرے
باز فیتہ کھولکر ملائم ملین اور درصورت احتیاج کے زرد چوب سودہ کرکے پارچہ مین
پوٹلی باندہکر آتش نرم سے گرم کرین اور بمقام انتفاخ کو سینکین اور باز فیتہ باندہین
اور اسی طرح مرتبہ چند عمل کرین تاکہ انتفاخ بالکل رفع ہو جاوے اور اگر انتفاخ باقی رہے
ہرگز فصد باسلیق نکرین اور فصد ابطی کھولین کہ قائم مقام باسلیق ہی اور کبھی بسبب
ریح غلیظ یا بسبب لط یا انتفاخ کے حرکت شریان کی کم ہو جاتی ہی اور ظاہر مین مانند
ورید کے معلوم ہوتی ہی لہذا لازم ہی کہ قبل باندہنے فیتہ کے شریان کو معلوم کرین
بلکہ نقطہ سیاہی سے نشان کردین تاکہ غلطی واقع نہو اور یہ امر فصد باسلیق مین

مخصوص نہین ہی بلکہ جس رگ مین ورم یا بندھنے فیتہ سے انتفاخ مانند نخود کے ظاہر ہو فصد
اوسکی نہ کھولین اور یہ بھی خیال کرنا ضرور ہی کہ نیچے رگ باسلیق کے عصب اور عضلہ ہی
پس حفاظت اوسکی لازم ہی اور مقام فصد باسلیق مین اختلاف ہی شیخ الرئیس ابتدائے
بیان عروق مفصودہ مین تحریر فرماتا ہی کہ مافوق مابض فصد کرین اور قرشی نے
شرح قانون مین تائید اس قول کی کی ہی اور خصوص ذکر فصد باسلیق مین خود شیخ بھی
تصریح کرتا ہی کہ فصد باسلیق مابض سے متقدر یعنی جو بہتر ہی اور صاحب ذخیرہ بھی اسی قول کی
تائید کرتا ہی مگر واسطے رفع اختلاف ہر دو قول کے یہ امر بیان ہو سکتا ہی کہ فصد باسلیق
مابض سے نیچے اوس جگہ ہی کہ شریان کنارہ باسلیق پر واقع ہو اسواسطے کہ نیچے مابض سے
شریان اور باسلیق مین اکثر فاصلہ ہو جاتا ہی اور اگر از راہ غلطی شریان پر زخم پہنچے
جلدی فیتہ کھولین اور دقاق کندر و دم الاخوین و صبر و مر اجزا برابر وزن چہارم وزن یک
جز کا قلقطار و زاج باریک کر کے پشم خرگوش مین ملا کر شگاف زخم مین بھر دین اور بہت
پانی سرد ڈالین اور بالاے زخم کو باندھکر موضع زخم کو پٹی سے اسطرح باندھین کہ تکلیف
نہو اور خون بند ہو جاوے اور تین روز تک پٹی کھولین اور ہاتھ کو حرکت ندین بلکہ تکیہ پر رکھین
او تا زمان صحت ادویہ قابضہ ضماد کرتے رہین علامت زخم شریانکی یہ ہی کہ خون رقیق
جہندہ برنگ اشقر خارج ہوگا اور نبض بطلق ضعیف ہو گی اکثر فصاد اس حال مین [illegible]
تیز کرتے ہین اور تدبیر بہتر کی علاحدہ بیان کی جاے گی انشاء اللہ تعالی فصل تیسری
فصد رگ اکحل یعنی ہفت اندام مین اکحل مشتق ہی کحلا دش سے کہ زبان یونانی مین بسے شے
مرکب کو کہتے ہین چونکہ یہ رگ نیچے سے قیفال اور اوپر باسلیق کے مائل بطرف بالا وسط
الیسی ساعد مین واقع ہی اور نیز باسلیق اور قیفال سے مرکب ہی لہذا اسکو اکحل کہتے ہین اور بعض
بیان کرتے ہین کہ اس رگ کو بوجہ کثرت خون کے زیادہ کھولتے ہین اور رنگ اسکا کحلی
ہی از ینوجہ اکحل کہتے ہین فائدہ اس فصد کا تنقیہ خون ہی کل بدن سے بلا تخصیص کسی عضو کے

اور واسطے کل امراض تمام بدن کے کہ فساد یا غلبۂ خون سے ہون نافع ہی لہذا زبان فارسی مین
اس رگ کو ہفت اندام اور زبان تازی مین نہر البدن کہتے ہین طریقہ فصد یہ ہی کہ حسب
دستور فیتہ باندہ کر اونپر بالعرض کے طول رگ مین نشتر ربودہ مارین اسواسطے کہ اکثر سے نیچے
اس رگ کے اور کبھی ہر دو طرف مین عصب ہوتا ہی اور بعض اوقات عصب دقیق مانند
وتر کے اوپر رگ کے ہوتا ہی پس مناسب یہ ہی کہ فصاد اول تلاش عصب مذکور کی کرے
اگر معلوم ہو احتیاط کامل کرے کہ زخم عصب کا موجب خطر اور محدث مرض مزمن کا ہی اور
جس شخص کی یہ رگ غلیظ و پرکار ہوگی عصب بھی نمایان و ظاہر ہوگا اور اگر از رو خطا کے
زخم عصب پر پونہچے زخم کو بھرنے نہ دین بلکہ اشیا مانع التحام استعمال کرین اور سعالجہ جراحت
عصب مین بہت کوشش کرین اور روغنہاے گرم مناسب سے اطراف زخم بلکہ تمام
ہاتھ کو تر رکھین اور استعمال مبردات خارجیہ سے پرہیز کرین اور ہر چند کہ اکثر مردمان مین
نیچے اکحل اور سر کے شریان نہین ہوتی ہی مگر بعض مردمان مین پائی جاتی ہی چنانچہ صاحب
ذخیرہ ابو الحسن طبرخی تحریر فرماتا ہی لہذا احوط یہ ہی کہ اول تفحص او امتحان شریان کا کرین
بعدہ فصد کھولین **فصل چوتھی** فصد رگ حبل الذراع مین یہ رگ ساعد مین ظاہر
ہوکر بطرف اعلاء ساعد کے اندک پست مائل بطرف وحشی نزدیک بخوردہ دست کے
ممتد ہوئی ہی اور بوجہ امتداد بدین حیثیت کے کہ مشابہ ریسمان ہی اس رگ کو حبل الذراع
کہتے ہین منفعت فصد و تحقیق اس رگ مین اختلاف ہی او سوجہ اختلاف یہ ہی کہ بعض اشخاص
کے ہاتھ مین یہ رگ پائی جاتی ہی اور اکثر مین نایاب ہی صاحب ذخیرہ بیان کرتا ہی کہ
حبل الذراع اکثر مردمان مین باسلیق ہی اور بعض مردمان مین اکحل سے مختلط ہی اور صاحب
خلاصۃ التجارب کہتا ہی کہ مرکب ہی باسلیق اور اکحل سے اور بعض تحریر کرتے ہین کہ یہ رگ
بعض مردمان مین دنبالہ باسلیق ہی بالجملہ اتفاق اطبا ہی کہ رگ مذکورہ النسے ساعد سے
بجانب اعلاء ساعد مائل بطرف وحشی نزدیک خوردہ دست کے پونہچی ہے پس جو رگ سے ہوا

فائدہ
فصد رگ حبل الذراع مین

باسلیق اور اکحل کے اس ہیئت اور صفت کی پائی جاوے وہ حبل الذراع ہی خواہ نیچے باسلیق کے ہو یا بین باسلیق اور ابطی کے اور بہتر ہی کہ فصد اسکی مورب کھولین لیکن اگر ہر دو طرف رگ کے شریان ہو فصد طولانی کرین اور بقول قدمائے شیخ الرئیس فصد اس رگ کی فصد قیفال کا حکم رکھتی ہی اور صاحب ذخیرہ اور بعض متاخرین حکم باسلیق جانتے ہین پس ہر گاہ کہ بنا بر اختلاف قولین نفع اس فصد کا باسلیق اور اکحل سے حاصل ہوتا ہی اور باینہمہ اکثر مردمان مین نادر الوجود ہی لہذا فصد اسکی ضروری نہین ہی

فصل پانچوین فصد رگ ابطی

مین یہ رگ شعبہ باسلیق ہی اور بجانب وحشی مرفق مقابل ابط یعنی بغل کے واقع ہی اسوجہ سے اس رگ کو باسلیق ابطی کہتے ہین اور جو کہ نیچے اس رگ کے شریان نہین ہی اور محفوظ ہی خطر سے اسواسطے اسلم بھی اسکو کہتے ہین طریقہ فصد یہ ہی کہ اول رگ کو بہت مالش کرین اور آب گرم بکثرت ڈالین بعدہ فیتہ دراز سے باندھین اور دست مفصود اسی وضع سے سیدھا رکھین کہ زاویہ بغل قائم رہے پس رگ کو زیر انگشت سے داب کر فصد کرین تو ابسط بالش اور استعمال آب گرم کے انتفاخ پیدا ہو رگ اور ترقیق خون کی ظاہر ہوتی ہی کہ خون اس رگ کا غلیظ ہی اور استحکم باندھنا فیتہ دراز سے اور نیز دبانا رگ کا زیر انگشت سے باین وجہ ہی کہ نیچے نشتر کے قائم رہے کہ یہ رگ شدید الزوال ہی اور قیام زاویہ بغل تو انزراق خون سے ہی فصد اس رگ کی بجاری ہی مگر اور سیر زکو منع کرتی ہی

فصل چھٹی فصد رگ اسیلم مین

مقام فصد اس رگ کا درمیان بنصر اور خنصر دست کے ہی اور ہر دو طرف یا نیچے اسیلم کے شریان نہین ہی لہذا فصد مورب بھی جائز ہی مگر طولانی افضل ہی اور اسیلم تصغیر اسلم ہی جالینوس تحریر کرتا ہی کہ اسیلم دنبالہ باسلیق بادیان ہی اور اکثر اطبا کہتے ہین کہ دنبالہ باسلیق ابطی ہی چونکہ باسلیق ابطی کو اسلم کہتے ہین لہذا اس رگ کو کہ شاخ ابطی ہی بتصغیر اسلم اسیلم کہتے ہین اور بعض بیان کرتے ہین کہ یہ رگ شاخ باسلیق کی ہی بشاخ اکحل مین ملکر ایک ذات ہوئی ہی اور گروہ اطبا نے تحریر کیا ہی کہ باسلیق دست سے

۵ فصد رگ ابطی مین

۶ فصد رگ اسیلم مین

مین شاخ ہوتی ہی ایک اندر کتیف دست کے دوسرے اندر پشت دست درمیان انگشت وسطے و
وبنصر کے تیسرے درمیان بنصر وخنصر کے اسکو اسیلم کہتے ہین فصد اس رگ کی دست راست
سے درد جگر و ورم جانب راست عصدر کو نافع ہی اور دست چپ سے بیماریہا املب و درد طحال
وحجاب جانب چپ کو نفع کرتی ہی بشرطیکہ شرکت جگر نہو اور ہر چند کہ باسلیق دست راست
کی امراض جگر واطراف جگر کو اور باسلیق دست چپ کی امراض طحال واطراف طحال کو
بسبب فراخی راہ اور قریب ہونے مقام اخراج خون کے نفع کلی کرتی ہی مگر اسیلم بھی
بوجہ امالۂ مادہ بجانب بعید کے باوجود کم خارج ہونے خون کے بہت نافع ہی شیخ
الرئیس فرماتا ہے کہ فصد اسیلم درد ہاے مفاصل کو فصد باسلیق سے زیادہ نفع کرتی ہی
اور علامہ شرح قانون بحث فصد اسیلم مین تحریر کرتا ہی کہ فصد اسیلم دست چپ کی بواسیر
و درد ہاے مزمنہ پشت وگردن کو نفع کامل کرتی ہی طریقہ فصد یہ ہی کہ فیتہ سے بند دست
یعنی کلائی باندھین اور پھر بطولانی فصد کرین اور ہاتھ کو آب گرم مین رکھین اور بعد
خارج ہونے خون کے بقدر ضرورت ہاتھ پانی سے نکال کر فیتہ کھولین بوجہ غلظت خون
اور باریکی جرم رگ کی خون خود بخود بند ہو جاویگا حاجت بند کرنے کی نہین ہی اور اگر
ضرورت ہو روغن و نمک قلیل زخم پر باندھین **باب چوتھا فصد رگہائے پاؤن مین**
چار رگین ہین اور باعتبار ہر دو پاؤن کے آٹھ ہین صافن تلفظ معرب عرق النسا
مابض اور اس باب مین چار فصلین ہین **فصل پہلی** فصد صافن مین یہ رگ بجانب
انسی کعب یعنی ٹخنے کے ظاہر ہی اور صافن بمعنی سلیم ہی چونکہ یہ رگ سالم ہی نشتر ان و عصب سے
اسواسطے اسکو صافن کہتے ہین یہ فصد اعضاء تحت کبد سے استفراغ خون کرتی
ہی اور اعضاء عالیہ سے بطرف اعضاء سافلہ کے امالۂ مادہ کرتی ہی اسوجہ سے واسطے
امراض امویہ دماغیہ کے فصد صافن اولی ہی چنانچہ قرشی شرح کلام شیخ بحث سیات مین
اشارہ فصد صافن بہ قیفال کا کرکے فرماتا ہی کہ اگر مادہ ابتداء صعود مین ہو فصد صافن وحجامت

باب: فصد رگہائے پاؤن مین

فصل: فصد صافن مین

سافین اولی ہی اور صاحب شرح اسباب علامات بحث مالیخولیا مین ارقام کرتا ہی کہ اگر سبب مالیخولیا کا امتلاے تمام بدن ہی بغیر قید زمانہ ابتدا و انتہا کے فصد صافن اولی ہے فصد سر رو سے خصوصا واسطے عورات کے اور فصد صافن خون طمث کو جاری کرتی ہی اور منہ رگہاے بواسیر کو کہولتی ہی اور قائم مقام فصد عرق النسا ہی در درد عرق النسا میں اور خارش و زخم ران و خصیہ و قضیب و درد گردہ و نقرس گرم و ورم مفاصل کو زائل کرتی ہی طریقہ فصد یہ ہی کہ پاؤن کو بالاے شتالنگ کے فیتہ سے باندھین اور چند قدم چلین اگر رگ ظاہر ہو جاوے بہتر ہی ورنہ ایک اینٹ یا کوئی چیز سخت پانون کے نیچے رکھکر زور کرین تا کہ رگ خوب ظاہر ہو جاوے اور وقت کھولنے فصد کے مناسب ہے کہ مریض کھڑا رہے تا کہ خون بسہولت خارج ہو اور فصاد ہوشیار اس امر کو بھی غور کرے کہ بعض مردمان مین قریب کعب یعنی ٹخنہ کے دو شاخین ہر دو طرف اس رگ کے پیدا ہوئی ہین تب فصد اصل رگ کی کرے اور شاخون کو چھوڑ دے **فصل دوسری** فصد رگ خلف عرقوب مین عرقوب بضم عین مہملہ و سکون راء مہملہ و ضم قاف و سکون واو و با موحدہ عصب غلیظ کو کہتے ہین کہ بجانب بیرونی پاؤن انسان کے کہچا ہوا ہی چونکہ یہ رگ عقب عرقوب واقع ہی اور کوئی نام خاص اسکا نہین ہی لہذا رگ خلف عرقوب کہتے ہین یہ رگ شاخ صافن کی ہی اور نفع اسکا بعینہ نفع فصد صافن کا ہی **فصل تیسری** فصد عرق النسا مین یہ رگ بجانب وحشی پاؤن کے تا بکعب ہی علامت اور شناخت اسکی یہ ہی کہ بعض مردمان کی یہ رگ گرہ دار ہوتی ہی اور بعض کی قدرے پیچدار و خمدار مثل کرم کے ہوتی ہی یہ فصد واسطے درد عرق النسا کے فصد صافن سے انفع ہی اور دیگر امورات مین قریب بہ فصد صافن ہی طریقہ فصد یہ ہی کہ سر اوّلی دستار یا نواڑ کا مقام مفصود پر کہ اسفل ساق متصل شتالنگ کے ہی باندھین اور باقی نواڑ کو تمام ساق پر لپیٹین اور مناسب ہی کہ مریض نیچے پاؤن کے اینٹ رکھ کر چند مرتبہ اٹھے اور بیٹھے اور اگر قبل فصد کے حمام کرے رگ

فصد خلف عرقوب مین

فصد عرق النسا مین

بخوبی ظاہر ہو جاوے گی جسوقت کہ رگ ظاہر ہو جاوے بجانب وحشی کعب کے طول رگ مین
فصد کرین اور اوپر یا نیچے کعب کے بھی اختیار ہی اور ہر طرف اس رگ کے عصب ہی خیال
حفاظت عصب کا بہمہ حال واجب ہی اگر یہ رگ بمقام شتالنگ ظاہر نہو شعبہ اسکا
کہ درمیان خنصر و بنصر پاؤن کے ہی کھولین اور صاحب ذخیرہ کہتا ہی کہ اگر شعبہ یعنی شاخ
اس رگ کی ظاہر ہو فصد اوسکی افضل ہی کہ محفوظ ہی خطا سے اور در صورت نہ ظاہر ہونے
شاخ کے قریب شتالنگ کے فصد کرین اور شیخ الرئیس بحث وجع المفاصل مین تحریر
فرماتا ہی کہ فائدہ فصد رگ درمیان خنصر و بنصر کا کمتر ہی فائدہ عرق النسا سے اور بعض
کہتے ہین کہ انفع ہی عرق النسا سے پس ان دونون کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ رگ مذکورہ
علاحدہ ہی عرق النسا سے واللہ اعلم بحقیقت الحال فصل چوتھی فصد رگ مابض مین
یہ رگ بمقام باطن زانو کے واقع ہی اور اس جگہہ دو عصب مسمی بہ مابضان ہین چونکہ
یہ رگ متصل عصب ہاے مذکورہ کے ہی لہذا اسکا نام مابض رکھا گیا تسمیۃ الشئی باسم محلہ اور
بعض بیان کرتے ہین کہ باطن رکبہ کو مابض کہتے ہین لیکن اصل مین اس رگ کا کوئی نام خاص
نہین ہی بقراط کہتا ہی کہ یہ رگ شاخ باسلیق کی ہی اور جالینوس وغیرہ اس قول سے اختلاف
کرتے ہین فائدہ اسکا بعینہ فائدہ فصد صافن کا ہی مگر واسطے ادرار طمث و درد مقعد
و بواسیر کے فصد صافن سے انفع ہی اور نیز واسطے وجع احشا و درد پشت و معدہ کے
نافع ہی اور نیز واسطے مواد خونی مائل بطرف سر و نیز براے امراض سوداویہ کے یہ فصد
مخصوص ہی طریقہ فصد یہ ہی کہ ساق اور ران کو دستار طویل سے باندھین اور مریض چند
قدم چلے اور چند مرتبہ نشست برخاست کرے وقتیکہ رگ خوب ظاہر ہو جاے طول
رگ مین فصد کرین اور علامہ فرماتا ہی کہ بالاے زانو بفاصلہ چار انگشت کے زور سے
باندھین اور مریض کو چت لٹاوین اور پانون اوسکے اوپر اوٹھا کر رگ کو معلوم کر کے
اور فصد کھولین اور یہ امر بھی غور کرنا مناسب ہی کہ منفعت فصد رگہاے پاؤن مین زیادہ

ہوتا ہی فصد رگ ہاے ہاتھہ بہی آور وجہ اسکی یہ ہی کہ فصد پاؤن کی بسبب جذب
اور سیل کے روح کو دور کرتی ہی قلب و دیگر اعضاے رئیسہ سے فائدہ سوا رگہاے
مذکورہ کے دو رگین پہلوے شکم مین ہین ایک بجانب راست زیر جگر کے دوسری
بجانب چپ زیر سپرز کے ہی رگ زیر جگر واسطے استسقا کے کھولی جاتی ہی اور تمام
بیماریہاے جگر کو نافع ہی اور فصد رگ زیر سپرز بیماریہاے سپرز کو نفع کرتی ہے

باب پانچوان بیان شرائین مفصودہ سر اور ہاتھہ مین یہ تین رگین ہین

شریان صدغ شریان پس گوش شریان دست اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل
پہلی بیان حال شریان صدغ مین یہ دو رگین بمقام صدغ یعنی بناگوش مین
واقع ہین ایک بجانب راست دوسری بجانب چپ اس رگ کو بعض اوقات سل ذکبہی
بتر کرتے ہین اور کبہی آگ یعنی داغ دیتے ہین اور مقصود اس رگ سے بند کرنا نوازل تیز
لطیف کا ہی کہ آنکھہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور اکثر مردم مرض خیالات چشم منفذ
و نزول الماء مین مبتلا ہوتے ہین جب کہ یہ دونون شریان داغ دیے جاتے ہین بہت
نفع ہوتا ہی اور اسی طرح فصد بتر و سل بہی انتشار چشم کو نافع ہی مگر چونکہ خطرناک ہی
لہذا احتیاط واجب ہی اور یہ بہی غور کرنا مناسب ہی کہ داغ آسان ہی بتر سے لیکن بتر
آسان سل سے ہی اور حال مفصل بتر و سل اور کی کا بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالی

فصل دوسری بیان حال شریان پس گوش مین یہ دو رگین بجانب ہر دو پس گوش
کے واقع ہین فصد اس رگ کی واسطے انواع رمد چشم اور ابتداے شبکوری اور صداع
مزمن کے مخصوص ہی مگر بطی الالتحام ہی اور موجب اندیشہ لیکن داغ اولی ہی اور اس رگ کو
سل اور بتر نہین کرتے ہین کہ موجب نامردی و قطع نسل کا ہی چنانچہ القراباد و شارح اسباب
و علامات نے تحریر کیا ہی فصل تیسری فصد شریان دست مین دو رگین ہر ہاتھہ
مین واقع ہین اور باعتبار دست راست و چپ چار ہین ایک شریان پشت کف دست

ہین درمیان ابہام وسبابہ کے ہی فصد اس رگ کی درد سر مین جگر وحجاب کو نفع عجیب کرتی ہے نقل ہے کہ جالینوس درد کبد مین مبتلا تھا ایک روز خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اس فصد کی اجازت دیتا ہی پس دوسرے روز بموجب اجازت کے عمل کیا نفع کثیر حاصل ہو یعنی صحیح ہوگیا فصد اس شریان مین کچھ خوف نہین ہی کہ بوجہ دوری قلب کے زخم اچھا ہو جاتا ہے دوسری شریان مائل تہ شریان اول ہے بطرف باطن کف دست کے ہی فائدہ اسکا قریب فائدہ شریان اول کے ہی اور بعض اطبا تین شریان سوا شرائین مذکورہ کے تحریر فرماتے ہین ایک شریان درمیان تارک سر کے ہی اور دو شریان نیچے زبان کے ہین مگر بوجہ عدم رواج فصد کے اکثر کتب مین ذکر نہین ہی لہذا اس رسالے مین بھی مجمل بیان کیا گیا فائدہ بتر بفتح بار موحدہ بسکون تار مثنات فوقانیہ و را مہملہ لغت مین قطع عرض عصب و عروق کو کہتے ہین اور اصطلاح اطبا مین یہ ہی کہ پوست بالاے شریان کو شگافتہ کرین تا کہ رگ ظاہر ہو جاوے پس سلائی سے کہ اس کام کے واسطے مخصوص ہی شریان اوٹھاوین اور ہر دو طرف شریان کو ریشم سے مضبوط اسطرح باندھین کہ درمیان مین فاصلہ تین انگشت کا رہے پس شریان کو مقراض تیز سے قطع کرین بعد ازان ادویہ قاطع خون لگاوین مگر اس بتر مین داغ نہین ہی اور بعض کتب مین بتر مع داغ اس طرح تحریر ہی کہ بعد قطع کرنے شریان کے مقراض سے ہر دو طرف کو داغ دین تا کہ محفوظ رہے کھلجانے اور جاری ہونے خون سے سل بفتح سین مہملہ و تشدید لام یہ ہی کہ بعد شق کرنے جلد کے ملاحظہ کرین اگر شریان باریک ہو حسب دستور مذکورہ سلائی سے اوٹھاوین اور ہر دو طرف شریان کو ریشم سے باندھکر قطع کرین پس ادویہ حابسہ خون مانند کندر و پشم خرگوش کے لگاوین اور مرہم ہاے مناسبہ سے زخم کا علاج کرین اور اگر شریان پرکار ہو اول فصد کرین اور بقدر حاجت خون خارج کرکے ہر دو طرف شریان کو بفاصلہ تین انگشت کے ریشم سے مضبوط باندھین اور ادویہ قاطع الدم لگاوین اور بتر سے بھی

یہی مطلب ہی مگر بعض اطبا بیان کرتے ہین کہ سل سطح پر مخصوص ہی کہ شریان کو سلالہ
سے قطع کرین سلالہ بصورت سلائی ایک آلہ خاص اس کام کا ہی بہر حال عمل سل ضرر اور
آفت سے خالی نہین ہی کی یعنی داغ دینے کے ہی آلہ مخصوص سے اور طریقہ اوسکا
متعارف ہی حاجت بیان کی نہین ہی انتباہ ہرگاہ فصد رگ مخصوص منظور ہو اور فصاد
از روے خطا کے رگ مقصود پر نشتر نہ مارے تو مناسب ہی کہ اگر ضرورت شدید
نہو مکرر فصد نہ کرین اور پٹی باندھکر دو تین روز مہلت دین تا کہ زخم اچھا ہو جاوے
بعدہ اگر ضرورت ہو قدرے برتر مقام فصد اول سے مکرر فصد کرین اور ہرگاہ بعد فصد کے
عضو مفصود مین ورم پیدا ہو جاوے ملاحظہ اور غور کرین کہ مادہ ورم کا سلیم ہی یا ناقص
اگر سلیم ہو بجانب متقابل فصد اول کے دوسرے ہاتھ مین فصد ثانی کرین تا کہ مادہ
دوسری طرف کو متوجہ ہو جاوے اور اگر ردی و ناقص ہو در صورت امکان اوسی
مقام فصد اول سے مادہ کو دفع کرین ویا فصد ثانی قریب فصد اول کے کھولین کہ
ناقص مادہ کا امالہ جائز نہین ہی قرشی نے حکایت تحریر کی ہی کہ سنہ ٦٥ ہجری مین شہر
دمشق مین ایسا اتفاق ہوا کہ اکثر مردمان کو امتلای خون عارض ہوا اور بعد فصد کے
دست مفصود مین ورم گرم سرخ رنگ پیدا ہو گیا اطباے دمشق نے دوسرے ہاتھ
مین فصد کرائی اکثر مردمان بعد فصد ثانی کے ساتوین دن ہلاک ہو گئے اور بعض نے
کہ مہلت پائی اور زندہ رہے بیسوین دن قضا کی لہذا ملاحظہ مادہ سلیم و فاسد کا واجب
ہی و علی ہذا القیاس استعمال مرہم و طلاء باردہ سے عضو مفصود پر در صورت فساد و رداءت
مادہ کے پرہیز کرین کہ باعث خوف عود و انصباب مادہ بجانب اعضاء شریفہ کے ہی
اور اکثر موجب ہلاکت کا ہوتا ہی اور ہرگاہ کہ کسی شخص مین اخلاط کثیر جمع ہون اور فصد
کرین مگر خون بقدر مطلوب خارج نہو پس یہ فصد بوجہ تحریک مواد کے باعث حمی
بلکہ موجب دیگر فساد کا ہوتی ہی لہذا تدبیر جید النفع یہ ہی کہ مکرر فصد کرین اور خون

بقدر احتیاج نکالین باآین ہمہ اگر ضرورت باقی رہے تنقیہ خلط خام ائد کا بھی کرین
اور جس کے بدن مین خون سیاہ سوداوی بکثرت پیدا ہوتا ہو بعد گذرنے تھوڑے
تھوڑے عرصے کے فصد کرتا رہے مگر ہر مرتبے مین تھوڑا خون خارج کرین اور بعد
فصد کے سودا کا بھی تنقیہ ضرور ہی اور قلیل نکالنا خون کا اسواسطے ہی کہ اگر ابتدا
یا وسط سن جوانی مین خون کثیر خارج کرین تو لامحالہ سن ضعیفی مین امراض بارد بلغمی مانند
ہکتہ وغیرہ کے پیدا ہو جاوینگے اور بسا اوقات فصد سے جب حمی کے ہوتی ہی یعنی بعض
وقت بدن مین خلط متعفن قلیل المقدار ساکن ہوتا ہی اور فساد اوسکا ظاہر نہین ہوتا پس
بعد فصد کے خلط مذکورہ متحرک ہو کر حمی پیدا کرتا ہی مگر اندک تدارک مین یہ حمی رفع
ہو جاتی ہی اور نیز مناسب ہی کہ ہر صحیح المزاج کو بعد فصد کے اشربہ مقویہ مناسب مزاج
پلاوین تا کہ دفع ضعف معدہ اور اعانت ہضم طعام کرے اور اگر فصد تنگ کھولین
اور نیچے جلد کے خون جمع ہو کر مقام فصد کو نیلا یا سیاہ کر دے شیاف مامیثا و اسبغول
و آب کشنیز تازہ ضماد کرین اور اطراف زخم کو روغن بنفشہ یا روغن یاسمین یا روغن
کنجد سے تر رکھین اور در صورت زیادتی خون کے دوسرے ہاتھ مین فصد کرین اور
فصد صافن بھی مناسب ہے واللہ یعلم بالصواب ہو اعلم بحقیقت الحال

تمت

تقریظ رشحہ کلک گہر سلک حکیم امداد حسن صاحب جناب حکمت شعار لطافت دثار عالیجناب
حکیم بندہ حسن صاحب مسیح زمن سلمہا رب ذو المنن کی ہی سے حکیمے کہ جان بخیرا ید بدام روا لی نہ گیرد دوا م

حمد ایسے حکیم جان بخش کی کہ جسنے شفاخانہ جہان مین سرمایۂ ادویات اربع عناصر صحت و عافیت کا
مہیا کیا اور نعت ایسے طبیب صحت بخش دارین کی کہ جسنے دار الشفاء کون و مکان مین خلقت ایجاد و تکوین کو
مطب اپنا ٹھیرایا اور اوسکے وصی مطلق جانشین برحق ایسے ہین کہ انکی شان مین یہ شعر کاشی

موزون ہی ۔ نشتر شمشیر شیران روی در شریان نہد ۔ چون طبیب مرگ گیرد بہا عدا جان
رجبس ۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام اما بعد عارض لتقریر استعداد قلم تحریر قوت خداداد جناب حکیم
نیاز علی خان صاحب کہ جنکے وصف نے پایان مین رگ جان گسستہ اور نشتر رشک جا شکستہ
ہی یہ برادر زادہ جناب مولانا ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بمولوی تراب علی صاحب مرحوم
کہ جنکے محامد کمالات اظہر من الشمس اور نبیرہ عالیجناب حکیم فیروز علی خان صاحب بن حکیم
رضی الدین خان صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہم کا اپنے حین حیات مین صاحب جاگیر و منصب
مالامال دولت اقبال سے مملو رہے بعد اونکے یہ جناب ممدوح اونکی متاع منصب و جاگیر پر
آج تک قابض و متصرف ہین ۔ رہی دولت رہی اقبال انکا رہے تا قائم آل عبا اجلال انکا ۔
پاک لغفسان روح پرورون پر پوشیدہ نرہے کہ بالفعل جو رسالہ فصد رگ جانکی قوت اور
طالبان اس فن کی زور طبیعت تالیف فرمایا ہی فصاد زمانہ سنے ایسا تاڑ پیچ کھایا ہے
کہ خون انہار رگہا ہفت اندام اپنا گھٹایا ہی سر و پاتے نہین شرم سے مونہہ دکھلاتے نہین
فی الحقیقت اسکی تشریح اگر اونکو نظر آئے بند و بست ہست ہزار اونکا سارا کھلجائے نشتر بہت ہے
مریخ خونریز فلک پہ گیر ہر رگ مجنون وار اسکے پیچھے دیوانہ اپنے تئین بھر آتا ہی سر رشک خون نہین ہر دم
بہاتا ہے چاہتا ہی کہ جوش خون کم ہو سودے کا نہ غم ہو کوئی صحت ہاتھ آئے ایسا آرام پائے رگ شریانی حسد کا
منہہ بند ہو جائے پٹی باندھی جائے کہ مار مرض کا کھو جائے فی الواقعی یہ مختصر رگ زندنی جمیع عروق کا حاوی جامع عام
کے لیئے کافی ہی اسواسطے بیچ مطبع علوی محمد علی بخشخان بن پیر محمد خان سرور کے واقع محلہ کٹرہ محمد علیخان شہر لکھنؤ
مین بتاریخ و ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۲ ہجری کے چھپکر طیار ہوا اور حق تصنیف اس رسالہ کا مصنف ممدوح اور وارثان
ورثانی بخوشی رضا مالک مطبع علوی کو ہبہ کیا بدون اجازت مالک مطبع موصوف کے کوئی صاحب قصد طبع کا نفرماوین
اور بندہ امیدوار ہی کہ کوئی دست عیب نما اسپر اوٹھاوے اور رد و قدح سے باز آئے فائدہ ایسا پائے جب دم
اسکو ملاحظے مین لائے دعای خیر سے صبح و شام دمبدم مؤلف ممدوح کو یاد فرمائے

محمد علی بخش خان ۱۲۷۰
مہر مطبع علوی

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوے مطبع علوی کی ہی مہر مطبع ثبت کی گئی فقط

دافع اغلاط رسالہ تدبیر الفصد بموجب تصحیح مصنف حکیم نیاز علی خانصاحب متوطن قصبہ امروہا دام ظلہ کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	قراطیس	قراطیس (ینطیس)
۵	۱۶	ہین	ہی
۵	۱۷	ضیال	خیال
۶	۴	صوت	صوت
۸	۲۰	شفرہ	شقرہ
۹	۲	صعود	صعود
۹	۱۴	سیدما	سیدہا
۹	۲۱	رُ ک	رگ
۱۰	۱	غنفقہ	عنفقہ
۱۰	۶	قصد	فصد
۱۲	۱۳	یا قدری	با قدری
۱۳	۳	ہین	ہین
۱۴	۱	جزام	جذام
۱۴	۱۲	مقصود	مفصود
۱۵	۱۶	تبفال	تیفال
۱۶	۳	سعنیہ	سیبیہ
۱۶	۴	چھورہ	چھور
۱۶	۲۱	جکر	جگر
۲۰	۱۸	بادبان	بادبان
۲۱	۲	امویہ	دمویہ
۲۱	۲	سمات	سبات
۲۴	۱۸	بطی الالتحام	بطی الالتیام
۲۸	۲	بجس	مجس